السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے والد محترم فوت ہوگئے ہیں، پسماندگان میں ان کی بیوہ، تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں، مجموعی طور پر ان کا ترکہ چھتیس لاکھ کے لگ بھگ ہے، اس جائیداد کو مذکورہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آدمی فوت ہوتا ہے تو ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے تین قسم کے حقوق کو ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین پر اٹھنے والے اخراجات اس کے ترکہ سے ادا کیے جائیں۔ 2 اس کے ذمے جو مالی واجبات یعنی قرض وغیرہ ہو اسے ادا کیا جائے۔ 3 جائز حد تک اس کی جائز وصیت کو اس کے ترکہ سے پورا کیا جا 1 سکتا ہے۔ ان حقوق کی ادائیگی کے بعد ترکہ تقسیم کرنا چاہیے۔ صورت مسؤلہ میں بیوہ کیلئے آٹھواں حصہ ہے کیونکہ مرحوم کی اولاد موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تمہاری اولاد ہے تو ان بیویوں کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔''[1]

بیوہ کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے وہ اس کی اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ لڑکے کو لڑکی سے دوگنا ملے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں، تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔''[2]

بیوہ کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے وہ اس کی اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ لڑکے کو لڑکی سے دوگنا ملے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں، تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔''[3]

سہولت کے پیش نظر مذکورہ بالا حقوق کی ادائیگی کے بعد باقی ترکہ کے ۷۲ حصے کرلیے جائیں، ان میں سے آٹھواں حصہ یعنی نو حصے بیوہ کو پھر چودہ حصے ایک لڑکے کو اور سات حصے ایک لڑکی کو دیے جائیں، چونکہ قابل تقسیم ترکہ چھتیس لاکھ ہے۔ اسے جب بہتر (۷۲) پر تقسیم کیا تو ایک حصہ پچاس ہزار بنتا ہے: لہذا اس کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔

50.000/- بیوہ x95050.000/- ایک لڑکا x1450.000 ایک لڑکی 7.00.000/- =x750.000/- بیوہ کا حصہ : پڑتال 3.50.000/- =x9 لڑکوں کا 34.50.000/- =

37.00.000/- حصہ x3350.000/- لڑکیوں کا حصہ 321.00.000/- =x چھتیس لاکھ 36،00،000/- : میزان 10.50.000/- =

---

[1] النساء: ۱۲۔

[2] النساء: ۱۱۔

[3] النساء: ۱۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 277

محدث فتویٰ